[illegible]

[illegible]

250/- [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

([illegible])

[illegible] -

[illegible] -

- [illegible] - [illegible] -

30/- [illegible] - [illegible]

[illegible]

[illegible]

میں ہوئی اور انھیں میانی صاحب کے قبرستان میں اپنی خاندانی احواڑ میں دفن کیا گیا۔

ان کی قبر سے ڈاکٹر محمد دین تاثیر، خواجہ عبدالحئی فاروقی، سعادت حسن منٹو، مولانا احمد علی لاہوری، آغا حشر، احسان دانش، ڈاکٹر احمد عابد علی، سر شیخ عبدالقادر، عبدالعزیز فلک پیما اور سعید بزمی کی قبریں زیادہ دور نہیں ہیں۔

آغوشِ رحمت میں

انتہائی افسوس ہے کہ رضاء الرحمٰن صاحب کارکن مکتبہ میثاق کی نانی صاحبہ ۵ مارچ ۱۹۸۴ء صبح دس بجے اس دار فانی سے رخصت ہو گئیں۔ مرحومہ نہایت متدین، صوم و صلوٰۃ کی پابند اور بہترین معلمہ تھیں، خواتین میں شرعی امور کی ترویج کے سلسلے میں مرحومہ معروف تھیں۔ ان کی رحلت سے خواتین کے لئے اسلامی مسائل کے لئے ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرما کر ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے (آمین)

قارئین سے مرحومہ کے لئے مغفرت کی دعا کے ساتھ نماز جنازہ غائبانہ کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

زراعتی کالج لائل پور (حال زرعی یونیورسٹی فیصل آباد) میں تعلیم حاصل کی اور محکمہ انہار میں ضلعدار کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کیا۔ یہ ملازمت انھیں راس نہ آئی اس لئے استعفیٰ دے کر لکھنے پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ میاں صاحب اپنے والد کے اکلوتے فرزند تھے اس لئے گھر میں روپے پیسے کی کمی نہ تھی۔

انھوں نے اپنی زندگی میں ڈھائی صد کے لگ بھگ ناول اور سیکڑوں افسانے لکھے۔ مرحوم اپنے احباب سے کہا کرتے تھے کہ انھوں نے ایک لاکھ سے زائد صفحات لکھے ہیں۔

برعظیم پاک و ہند کے تمام اہل علم کے ساتھ ان کے دوستانہ مراسم تھے۔ جس کے ساتھ ایک بار تعلق پیدا ہو گیا اسے مرحوم نے تا زیست نبھایا۔ ایک افسانہ نگار اور ناول نویس ہونے کے باوجود ان کی زندگی بڑی پاکیزہ تھی۔ ہفتہ وار چھٹی کے دن ان کے احباب علی الصبح ان کے ہاں پہنچ جاتے اور اکٹھے بیٹھ کر ناشتہ کرتے۔ احباب کی یہ محفل دوپہر تک جاری رہتی۔ راقم الحروف بھی اس محفل کا ایک باقاعدہ رکن تھا۔

میاں ایم اسلم لاہور کی پرانی تہذیب اور روایات کے صحیح نمائندے تھے۔ انھوں نے اپنے ناولوں میں اسلامی تہذیب کے خدوخال نمایاں کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ عبدالماجد دریابادی فرماتے تھے کہ ایم اسلم نے ناول کو عبادت بنا دیا ہے۔

میاں صاحب نے دو شادیاں کیں لیکن اولاد سے محروم رہے۔ ان کی دونوں بیویاں ان کی زندگی ہی میں فوت ہو گئی تھیں۔ گذشتہ ایک سال سے ان پر ضعف غالب آ گیا تھا اور قوت حافظہ بھی جواب دے گئی تھی یہاں تک کہ پرانے احباب کو بھی پہچان نہیں سکتے تھے۔ وفات سے کوئی سال سوا سال پہلے ان کے بہنوئی اور عم زاد میاں امیرالدین انھیں اپنے ہاں لے گئے تھے اور ان کی رہائش گاہ پر ہی میاں صاحب کا انتقال ہوا۔ نماز جنازہ میاں امیرالدین کے بنگلے کے وسیع لان